بریلویت

حقائق کے آئینے میں

جس میں تقریباً دوسو (۲۰۰) بریلوی کتب اور رسائل سے مستند مکمل
حوالہ جات اور ۲۳۵ مکمل صفحات کے فوٹو عکسوں کے ذریعے ایسے
حقائق پیش کیے گئے ہیں، جن سے اکثر بریلوی علماء بھی واقف نہیں۔
اور
جن کا دفاع کسی دیانت دار بریلوی محقق کے لیے بھی مشکل ہی ہوگا۔

مصنف

پروفیسر حافظ غلام محمد میمن

پسند فرمودہ و دعائیہ کلمات

حضرت مولانا محمد ابراہیم سجاولی صاحب

الجامعۃ الاسلامیہ باب الاسلام ٹھٹہ سندھ

بریلویت کے سب اہم
پہلوؤں پر پہلی جامع کتاب

بریلویت
حقائق کے آئینے میں

جس میں تقریباً دو سو (۲۰۰) بریلوی کتب اور رسائل سے مستند و مکمل
حوالہ جات اور 54 مکمل صفحات کے فوٹو عکسوں کے ذریعے ایسے
حقائق پیش کیے گئے ہیں جن سے اکثر بریلوی علماء بھی واقف نہیں۔

اور

جس کا دفاع کسی دیانت دار بریلوی محقق کے لیے بھی مشکل ہی ہوگا۔

مصنف: پروفیسر حافظ غلام محمد میمن

ناشر: مکتبہ اصلاح و تبلیغ، حیدرآباد

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب	بریلویت۔ حقائق کے آئینے میں
مصنف	پروفیسر حافظ غلام محمد میمن صاحب
قانونی مشیر	آفتاب احمد شیخ (ایڈووکیٹ)
	انوار ایڈووکیٹس اینڈ کمپنی، ہائی کورٹ آف سندھ
صفحات	452
فوٹو عکس والے صفحات	54
جملہ صفحات	506
طابع:	حافظ غلام محمد میمن صاحب
	مکان نمبر 2970/4 سجانی کالونی،
	نزد قادری مسجد، حیدرآباد (سندھ)
ناشر:	مکتبہ اصلاح وتبلیغ حیدرآباد (سندھ)
ملنے کے پتے:	اقبال بک سینٹر، صدر، کراچی
	نور محمد کارخانہ تجارت وکتب، آرام باغ، کراچی
	قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی
	مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی نمبر 4، کراچی
	صابر حسین شیخ بک ایجنسی، اردو بازار، لاہور

اور ملک کے بہت سے مشہور کتب خانوں سے فوری طلب کریں۔

تقریظ

محترم حضرت مولانا محمد ابراہیم میمن سجاولی صاحب مدظلہ العالی

مہتمم وشیخ الحدیث مدرسہ باب الاسلام ٹھٹھہ (سندھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محترم دوست پروفیسر حافظ غلام محمد میمن سے میری ملاقاتوں اور صحبتوں میں تیزی سے اضافے اور استواری کی بنیادی وجہ تو ان کی تکلف اور تصنع سے بری اور خلوص ومحبت سے بھری شخصیت ہے، لیکن ایک خصوصی وجہ یا خاص محرک ان کا علمی ذوق، وسیع مطالعہ، سوچ کی صحیح نہج اور عقائد کی پختگی ہے۔ بدعت کو وہ ختم نبوت سے عملی بغاوت سمجھتے ہیں، اور بریلوی اعمال وعقائد کو وہ کفر وایمان کی سرحد پر سمجھتے ہیں، جو کبھی اس طرف اور کبھی اُس طرف لیکن اکثر اُس طرف ڈھلتے رہتے ہیں۔

اپنی معاشی ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ مدتوں مصروف رہ کر سند یافتہ دینی عالم تو نہیں بن سکے لیکن صبح وشام کے اوقات میں حفظ اور تجوید کے استاد نے شروع جوانی اور شروع علمی دور میں ان کو حکیم الامت حضرت علامہ مولانا اشرف علی تھانوی، اور لکھنؤ (بھارت) کے باوقار اور معتبر ماہوار رسالہ "الفرقان" اور اس ادارہ کی مطبوعات، اور اکابر علماء دیوبند وغیرہ، اور ان کی کتابوں سے آشنا کر کے ان کے مطالعہ کے ذوق کو صحیح سمت عطا کر دی۔

ان ہی استاد مرحوم کی رہنمائی میں ان کو اس دور کے قطب الاقطاب حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی سے بیعت اور کافی صحبتیں بھی نصیب ہوئیں۔ بعد میں حضرت مولانا عبد الکریم قریشی بیر شریف والے سے بیعت اور ہمارے استاد حضرت مولانا نور محمد سجاولی، بانی ومہتمم مدرسہ باب الاسلام ٹھٹھہ سے ان کے آخر دور میں طویل صحبتوں کے مواقع نصیب ہوئے، جن کی برکتوں سے ان کی سوچ اور مطالعہ کی نہج اور سمت ہر وقت درست رہی اور اس میں نکھار آتا رہا۔

اسلامیات، اسلامی تاریخ اور حالات ومسائل حاضرہ پر منتخب معیاری کتب ورسائل پر مشتمل ان کی ذاتی لائبریری مجھے ایک طرح سے خود کفیل نظر آئی، جس میں آئے دن مفید اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ قدیم اور ماضی قریب کی تاریخ اور دور حاضر کے ایک سے زیادہ پہلو رکھنے والے واقعات،

ناطقہ سر بہ گریباں ہے......

رہا سوال اعلیٰ حضرت کی کتاب سبحٰن السبوح میں بیان کیے ہوئے کفریہ پچھتر الزامات کا، تو اس کے بارے میں ہم بھی چچا غالب کی طرح الجھے ہوئے ہیں کہ

ناطقہ سر بہ گریباں ہے کہ کیا کہیے

گالیوں ہی گالیوں، حتیٰ کہ اللہ پاک کے لئے گالیوں ہی سے بھری ہوئی اس کتاب کا ہم کو کافی وقت ڈھونڈھنا اور انتظار کرنا پڑا اور ملنے تک اس کے حوالوں پر ہم نے یقین ہی نہیں کیا، کہ آج کل ہر طرف غیر ذمہ داری کا دور ہے، نہ معلوم اصل سیاق و سباق کیا ہے اور وہ کونسے محرکات ہوں، جن سے یہ عبارات بنائی گئی ہوں اور یہ عبارات مکمل بھی ہیں، یا نہیں۔ جب آخر کار یہ جوئے شیر والی مہم سر ہوئی اور کتاب ہاتھ آئی اور مکمل پڑھ ہی لی، تو بچپن کا دیکھا ہوا ہر وقت جنس زدہ رہنے والا وہ مسخرہ یاد آ گیا، جو لوگوں کو لبھانے کے لئے ہر وقت ہر بات سے کوئی نہ کوئی جنس کا پہلو نکال ہی دیتا تھا۔ کسی کی شادی طے ہوئی، تو کہتا تھا کہ یعنی یہ طے ہوا ہے کہ........ حتیٰ کہ ماں اور باپ کا ذکر بھی اسی طرح کرتا تھا، کہ انہوں نے یہ کیسے کیا ہوگا۔ جاہل لوگ اکثر اس سے لطف لیتے، لیکن کبھی تو وہ بھی اس کو دھتکار دیتے۔

کیا آپ نے یہ کتاب پڑھی ہے؟

ہمیں نہیں معلوم کہ اپنے کو بریلوی کہنے والے علماء میں سے کس کس نے یہ کتاب پڑھی اور اس کو کیا سمجھا، اور وہ اس کی کیسی توجیہ کرتے ہیں۔ البتہ کسی کا کوئی معقول اختلافی نوٹ بھی ہمارے علم میں نہیں آیا۔ جب کہ ڈاکٹر مسعود صاحب نے "فاضل بریلوی اور علماء حجاز" میں ص ۴۵ پر یہ لکھنا مناسب سمجھا، کہ "ان کتابوں میں فاضل بریلوی نے ایسے شرعی دلائل دیے ہیں، جو سید اسماعیل کے کفر کے لئے کافی ہیں"۔ فیا للعجب!

کوئی بریلوی بھی ان کا ذکر نہیں کرتا

حالانکہ حقیقت یہ ہے، کہ جو بریلوی اپنے وعظوں میں، گفتگو میں اور تحریروں میں دیوبندیوں اور اسماعیل شہید کو کسی نہ کسی طرح گالیاں دینا اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے

لازمی سمجھتے ہیں، وہ بھی اس کتاب کا اور اس میں لگائے گئے اللہ پاک کے بارے میں گندے عقیدوں کا کوئی ذکر نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر ان عقائد کو صحیح مان کر پیش کیا جائے، تو لمبی چوڑی تقاریر اور دلائل کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اللہ پاک کے بارے میں اتنے لمبے گندے الزامات کی تو اعلیٰ حضرت نے خواہ مخواہ، یا یہ کہیے کہ اپنی زبان کی خارش دور کرنے کے لئے زحمت فرمائی، ورنہ سیدھی صاف بات ہے، کہ اگر کسی طرح صحیح حوالوں سے ان میں سے صرف کچھ ہی عقیدے ثابت کر دیے جائیں، جیسے اللہ کا کھانا، پینا، سونا، بیوی اور اولاد ہونا وغیرہ، تو ایک جاہل سے جاہل ان پڑھ مسلمان کے لئے بھی اس کو کافر، مرتد، ملعون کہنے میں ایک سیکنڈ کی بھی دیر اور سوچ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن ایسے واضح عام فہم کفریات کا کوئی بھی ذکر نہیں کرتا، باقی یہ الزامات لگاتے رہتے ہیں، کہ رسول کو بڑا بھائی کہتا ہے، ان کے لئے مر کر مٹی میں مل جانا کہتا ہے، کہتا ہے کہ نماز میں ان کے خیال آنے سے تو کسی گدھے کا خیال آنا بہتر ہے، وغیرہ۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اعلیٰ حضرت کی یہ پوری محنت رائیگاں گئی، اس پر کسی بریلوی کا بھی نہ اعتبار ہے نہ عمل۔ البتہ اعلیٰ حضرت کی طبیعت کو شاید سکون ملا۔ اتنی محنت کا اس طرح کا ضیاع ایک المیہ ضرور ہے، اس لحاظ سے بھی، کہ اس کی راہ پر چلنے والوں کو نئے سرے سے محنت کر کے نئے الزامات ڈھونڈھنے پڑے۔ اور اتنی محنت سے ان کو صرف ایک یعنی اللہ پاک کے جھوٹ بولنے والا ہی الزام نصیب ہو سکا، جو ان میں سب سے ہلکا ہے۔ دوسری طرف دیوبندیوں پر الزامات تو ہر ایک بریلوی کی بنیادی ضرورت ہے۔ ان کے بغیر تو ان کے گلشن کا کاروبار چلنے والا نہیں۔ اسی لئے مفتی سکندری اور حشمتوی سے لے کر احمد یار گجراتی، اور عمر اچھروی تک کسی کی کوئی کتاب "دیوبندی عقائد اور اہل سنت کے عقائد" کے عنوان سے خالی ملنا ممکن نہیں۔ اور ہر ایک تقریر میں بھی خطبہ مسنونہ کی طرح اس کو لازم بنا دیا گیا، سوائے انتہائی نایاب استثنائی مثالوں کے۔ لیکن ان میں بھی سبحٰن السبوح والے الزامات کا ذکر نہیں ہوتا۔

ایک خالص کاروباری مشورہ

ہمارا ان کو خالص کاروباری مشورہ ہے، کہ اپنی اس غلط لائین کو بدل کر اپنے اعلیٰ حضرت کی راہ پر آئیں۔ آپ کو اگر تہذیب اور شائستگی کا بھی لحاظ ہے، تو جنس زدہ الزامات کو